بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd s. No

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

فی پرچہ ۱/

المصلح

منگل

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر۔ عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۷ | ۵ صلح ۱۳۳۳ ھش ۔ ۵ جنوری ۱۹۵۴ء | نمبر ۳

برطانیہ جمہوریت کا دعوے کرنے کے باوجود اس پر عمل نہیں کرتا

لاہور میں برطانوی گی آنا کے معزول وزیر اعظم کا بیان

لاہور ۴ جنوری ۔ برطانوی گی آنا کے معزول وزیر اعظم ڈاکٹر جاگن نے برطانیہ پر الزام لگایا ہے۔ کہ وہ منہ سے تو اپنے جمہوری ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا۔ ڈاکٹر جگن نے جو آج صبح لاہور میں اخبار نویسوں کے ایک غیر رسمی اجتماع میں تقریر کر رہے تھے۔ برطانیہ کی لیبر اور کنسرویٹو پارٹیوں کے لیڈروں کی کئی تقریروں کا حوالہ دیا۔ جو انہوں نے برسر اقتدار آنے سے پہلے جمہوریت کو زندہ رکھنے کے متعلق کی تھیں۔ ڈاکٹر جاگن نے کہا۔ لیکن ان تمام وعدوں کے باوجود جب یہ پارٹیاں برسر اقتدار آگئیں۔ تو انہوں نے اپنی پالیسی بدل لی۔ انہوں نے امریکہ پر الزام لگایا۔ کہ برطانوی گی آنا کا آئین معطل کرنے میں اس کا بھی ہاتھ ہے۔

ـ ڈھاکہ ۴ جنوری۔ وزیر خزانہ چوہدری محمد علی آج ڈھاکہ سے کلکتہ روانہ ہو گئے کلکتہ سے کراچی جائیں گے۔ وہ سڈنی جائیں گے۔ سڈنی میں دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کی جو کانفرنس ہو رہی ہے ۔ وہ اس میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے

مہاجرین استقلال بلند ہمتی تنظیم اور کردار کی مضبوطی کے ساتھ حکومت کا ہاتھ بٹائیں

شاہ لطیف آباد کے ذیلی قصبے کے افتتاح کے موقعہ پر گورنر جنرل کی تقریر

حیدر آباد ۴ جنوری ۔ ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے حیدر آباد کے قریب شاہ لطیف آباد کے ذیلی قصبے کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے گورنر جنرل نے کہا کہ مہاجرین کی آباد کاری کا کام بڑا عظیم کام ہے لیکن مہاجرین کو اس کام میں حکومت سے پورے طور پر تعاون کرنا ہوگا۔ آپ نے کہا اس معاملہ میں حکومت محدود پیمانہ پر ہی کام کر سکتی ہے۔ مہاجرین کو خود ہی اپنی مدد کرنی ہوگی ۔ اور اپنے مسائل آپ ہی حل کرنے ہوں گے۔ آپ نے مہاجرین کو نصیحت کی کہ وہ خود غرض لوگوں کے دھوکہ میں نہ آئیں اور استقلال بلند ہمتی ۔ تنظیم اور کردار کی مضبوطی کے ساتھ حکومت کا ہاتھ بٹائیں

واشنگٹن ۴ جنوری امریکہ کے جائنٹ چیف آف سٹاف نے امریکہ پر زور دیا ہے۔ کہ وہ ۱۹۵۴ء میں ہر مقام پر کمیونسٹوں سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہے۔ انہوں نے کہا امریکہ کو کھلی ایٹمی جنگ لڑنے کے لئے اپنی قوتوں کو مجتمع کرنا چاہیئے آپ نے کہا بین الاقوامی کمیونسٹ طاقتیں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ اور وہ آزاد دنیا کے لئے بدستور خطرہ کا باعث بنی ہوئی ہیں لیکن انکا مطلب یہ نہیں کہ امریکہ کو ضرور عالمی جنگ لڑنی پڑے گی:

امریکی امداد پر افغانستان کا واویلا

پیرس ۴ جنوری۔ ماسکو ریڈیو کے اعلان کے مطابق وزیر اعظم افغانستان محمود خاں نے پاکستان کے لئے مجوزہ امریکی فوجی امداد کو "افغانستان کے امن وسلامتی کے لئے عظیم ترین خطرہ" قرار دیا ہے۔

نہرو کے مکان کے سامنے اکالیوں کا مورچہ

نئی دہلی ۴ جنوری۔ پیپسو کے ریاستی اکالی دل کے صدر جتھیدار ہمپوران سنگھ نے اپنے ۹ ساتھیوں سمیت وزیر اعظم مسٹر نہرو کی اقامتگاہ کے سامنے مورچہ لگا لیا ہے۔ ان لوگوں کا مطالبہ ہے کہ پنجابی بولنے والوں کا ایک علیحدہ صوبہ جلد از جلد قائم کیا جائے:

برطانیہ اور ایران کے درمیان تیل کی بات چیت اس ہفتے شروع ہو جائیگی

تہران ۴ جنوری۔ تہران کے اخباروں نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ ایرانی تیل کا تصفیہ سلجھانے کے لئے برطانوی اور ایرانی بات چیت اس ہفتے شروع ہو رہی ہے۔ ایک سال قبل ایران اور برطانیہ کے درمیان سفارتی تعلقات منقطع ہو جانے کی وجہ سے یہ بات چیت منقطع ہو گئی تھی۔ اخبارات نے یہ خبر بھی دی ہے کہ ایران کے دو افسر لنڈن روانہ ہو گئے ہیں جہاں وہ ایرانی سفارت خانہ دوبارہ کھولنے کے انتظامات کریں گے۔ ایران کے اخبارات نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایرانی ترقی کے مختلف منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عالمی بنک سے ۴ کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر قرض لے رہا ہے۔

ابراہیم المفتی کو سپیکر مقرر کرنے سے انکار

خرطوم ۴ جنوری۔ سوڈان کے گورنر جنرل سر رابرٹ ہاؤ نے نیشنلسٹ یونینسٹ پارٹی کے نامزد کردہ شخص ابراہیم المفتی کو سوڈان کے ایوان زیریں کا سپیکر مقرر کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ گورنر جنرل نے نیشنلسٹ یونینسٹ پارٹی سے کہا ہے۔ کہ وہ اس عہدے کے لئے کسی دوسرے شخص کا نام پیش کرے

جامعہ ازہر کے ریکٹر کا استعفیٰ

قاہرہ ۴ جنوری ۔ الازہر یونیورسٹی کے ریکٹر شیخ محمد عبدالقادر حسین نے اپنے عہدہ سے خرابی صحت کی بناء پر استعفیٰ دے دیا ہے۔ آپ جنرل نجیب کے برسر اقتدار آنے کے بعد جولائی ۱۹۵۴ء میں الازہر کے ریکٹر مقرر کئے گئے تھے:

عرب ملکوں کا وفاق بنایا جائے

عرب لیگ کے اجلاس میں شام کی تجویز

دمشق ۴ جنوری ۔ شام عرب لیگ کے آئندہ ہونے والے اجلاس میں عرب ملکوں کا وفاق بنانے کی تجویز پیش کرے گا۔ شام کے وزیر خارجہ خلیل مردان اس تجویز کے محرک ہیں معلوم ہوا ہے کہ لبنان وفاق بنانے کی بجائے عرب ملکوں کی اقتصادی یونین کا حامی ہے۔ عراق کے وزیر اعظم فاضل جمالی عرب لیگ کے آئندہ جلسہ میں یہ تجویز پیش کریں گے کہ یہودی ریاست کا مقابلہ کرنے کے لئے سعودی اور ہاشمی سلطنتوں کا قدیمی جھگڑا طے ہو جانا چاہیئے۔

فرانس کے وزیر اعظم نے استعفیٰ دیدیا

پیرس ۴ جنوری ۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو لانیل نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے لیکن صدر سائمون رایڈینو نے انہیں ابھی کام کرتے رہنے کو کہا ہے ۔ دستور کے مطابق فرانسیسی وزیر اعظم کو ۱۷ جنوری کو اپنا استعفیٰ دینا چاہیئے تھا۔ جبکہ فرانس کا نیا صدر اپنا عہدہ سنبھالتا۔ لیکن مسٹر لانیل نے چار بڑی طاقتوں کی کانفرنس کے انعقاد کے پیش نظر فرانس کی نمائندگی کے سوال پر بحران سے بچنے کے لئے پہلے ہی استعفیٰ دے دیا۔

ایٹمی جنگ کا خطرہ کم ہو گیا ہے

امریکی وزیر خارجہ کا بیان

واشنگٹن ۴ جنوری۔ امریکہ کے وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے کہا ہے کہ روس نے چار طاقتوں کی کانفرنس میں شرکت پر جو رضا مندی ظاہر کی ہے ۔ اس سے ممکن ہے کہ ایٹمی جنگ کا خطرہ کم ہو جائے ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یورپ کو متحد کرنے کا کام آخر کار ممکن ہو گیا ہے:

مردان میونسپلٹی کے سابق ناظم کی گرفتاری

پشاور ۴ جنوری مردان میونسپلٹی کے ایک سابق ناظم مسٹر یوسف شاہ کو رشوت ستانی اور اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جنگی قیدیوں کے کمیشن نے کمیونسٹ کمان کا احتجاج مسترد کر دیا

پن من جوم ۴ جنوری کوریا میں جنگی قیدیوں کی واپسی کا انتظام کرنے والے کمیشن کے ہندوستانی صدر نے کل کمیونسٹ کمان کا احتجاج مسترد کر دیا۔ کمان کے احتجاج میں کہا گیا تھا کہ چین کے قیدیوں کو واپس لے جانے کے لئے سمجھانے بجھانے کی سہولتیں نہیں دی جا رہیں۔

لاہور میں مسٹر جاگن کی تقریر

لاہور ۴ جنوری برٹش گی آنا کے سابق وزیر اعظم مسٹر جاگن نے کل لاہور میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانوی گی آنا میں برطانیہ نے عوام کا حق خود اختیاری تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جلسہ میں ڈاکٹر جاگن کے ایک ساتھی مسٹر برن ہم نے بھی تقریر کی:

ـ نئی دہلی ۴ جنوری۔ ہندوستان اور نیپال کی سرحد پر رکسول کے قریب ریل گاڑیوں کی ٹکر کا جو حادثہ پیش آیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میں ۸ آدمی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے:

مسلمانانِ عالم اس وقت نہایت خطرناک حالات سے گذر رہے ہیں یہ حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ وہ باہمی اختلافات کو فراموش کر کے متحد ہو جائیں

ہر احمدی کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ ملک کی حفاظت اور استحکام کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے بھی دریغ نہ کریگا

ناخواندہ بھائیوں کو تعلیم دو۔ اپنے ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرو۔ اور اسے بطور چندہ پیش کرو۔ ملک میں بُری باتوں کی اشاعت کو روکو اور عوام کو صحیح مشورہ دو

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

مرتبہ خورشید احمد

ربوہ ۲۷ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ایک بجے کے قریب جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور نماز ظہر و عصر پڑھائی۔ نماز کے وقت ربوہ کی سرزمین ایک عجیب ایمان افروز منظر پیش کر رہی تھی۔ جبکہ جلسہ گاہ کے وسیع و عریض میدان میں اور اس کے باہر دُور دُور تک پاکستان۔ بھارت۔ انڈونیشیا۔ ملایا۔ افریقہ۔ یورپ۔ امریکہ غرض دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے احمدی احباب ہزارہا کی تعداد میں صف بستہ کھڑے اپنے محبوب امام کی اقتدار میں خدائے واحد کے آستانہ پر سر جھکا رہے تھے۔ اور اسلام کی سربلندی اور فتح کے لئے سوز و گداز کے ساتھ دعاؤں میں مصروف تھے۔ نماز کے بعد جلسے کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ جو مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد مکرم ثاقب صاحب زیروی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند قطعات ترنم کے ساتھ پڑھے۔ ایک بج کر پینتیس منٹ پر حضور نے تشہد اور تعوذ کے ساتھ اپنی تقریر کا آغاز فرمایا۔ حضور کی تقریر کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

علالت طبع کا ذکر

حضور نے اپنی علالت طبع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں کئی ماہ سے گلے کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ جس کی وجہ سے آواز دن بدن بیٹھتی جا رہی ہے۔ لیکن کل سے تکلیف میں خفیف سا فرق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالا۔ کہ چونکہ گلے کی خرابی نزلہ کی وجہ سے ہی۔ اس لئے اگر نزلہ بہنے کا رخ گلے کی بجائے ناک کی طرف کر دیا جائے۔ تو شاید تکلیف میں کمی واقع ہو جائے۔ چنانچہ میں نے ایسی چیزیں استعمال کیں۔ جن سے نزلہ کا رخ گلے کی بجائے ناک کی طرف ہو گیا۔ اور اس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے گلے کی تکلیف میں ہلکا سا فرق محسوس ہوتا ہے۔

احباب کی خواہش کا احساس

فرمایا۔ بہرحال یہ تقریب ہمارے لئے سال میں ایک دفعہ ہی آتی ہے۔ کئی دوست صرف اس تقریب پر آتے ہیں۔ بلکہ کئی تو سالہا سال کے بعد اس تقریب میں شامل ہوتے ہیں۔ اگر اس موقعہ پر بھی ہماری باتیں سننے کا انہیں موقعہ نہ ملے۔ تو انہیں افسوس ہوتا ہے۔ اور ان کے افسوس سے ہمیں بھی افسوس ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے ارادہ کر لیا ہے۔ کہ چند باتیں مختصر طور پر ضرور کہہ دی جائیں۔

میرا تجربہ یہی ہے۔ کہ بسا اوقات میں مختصر تقریر کے لئے کھڑا ہوا۔ مگر خدا کی نصرت کے ماتحت مجھے دیر تک دوستوں سے باتیں کرنے کا موقع مل گیا۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو دیکھتے ہوئے بھی میں نے تقریر کرنے کی جرأت کر لی ہے۔ تا بڑی بڑی دُور سے بڑی بڑی امنگیں لے کر آنے والے دوست میری باتیں سُنے بغیر نہ جائیں۔

بیرونی جماعتوں کے برقیے

اس کے بعد حضور نے بیرونی ممالک کے مبلغین اور عہدیداران کی طرف سے آئی ہوئی السلام علیکم اور درخواستِ دعا پر مشتمل تاروں کا خلاصہ بیان کر کے ان کے لئے خصوصیت سے دعا کرنے کی تحریک فرمائی۔ اور اس کے بعد فرمایا۔

کہ چونکہ اس سال بھی عورتوں میں میری الگ تقریر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں چند باتیں ابتداء میں عورتوں کی خواہش اور ان کی ضروریات کو ملحوظ رکھ کر کہنی چاہتا ہوں۔ (آلہ نشر الصوت کے ذریعہ حضور کی تقریر زنانہ جلسہ گاہ میں بھی سنی جا رہی تھی)

احمدی مستورات سے خطاب

فرمایا۔ جو باتیں میں مردوں کو مخاطب کر کے کہوں گا۔ گو ان میں سے بیشتر کا تعلق عورتوں سے بھی ہوگا۔ تاہم چند ایک باتیں مخصوص طور پر میں انہی کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔

پہلی بات اس سلسلے میں یہ ہے۔ کہ میں نے احمدی خواتین کو تحریک کی تھی کہ وہ جرمن زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کرنے کے اخراجات اپنے ذمہ لیں۔ تاکہ ان کے چندے سے یہ ترجمہ شائع ہو۔ اس سے پہلے عورتوں کے چندہ سے لندن میں ہم نے مسجد تعمیر کی تھی۔ اب یہ دوسرا کام ان کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ سو میں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کرتا ہوں۔ کہ جرمن زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہو چکا ہے۔ اس پر نظر ثانی بھی ہو چکی ہے۔ اور اب وہ پریس میں جا چکا ہے۔ امید ہے۔ کہ شاید تین چار ماہ تک یہ شائع ہو جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

چندہ تعمیر مسجد ہالینڈ

ایک اور تحریک میں نے عورتوں میں مسجد ہالینڈ کے لئے چندہ کی کی تھی۔ اس چندہ میں پہلے سال تو عورتیں مردوں سے بڑھ گئیں۔ لیکن بعد میں چونکہ مردوں والی تحریک کو ایک وسیع رنگ دے دیا گیا۔ اس وجہ سے عورتوں کے چندہ کی نسبت گر گئی۔ میں نے پہلے اس تحریک پر اس لئے زور نہ دیا۔ کہ عورتوں نے اس اثناء میں اپنا ہال بھی بنایا۔ جس کی مردوں کو اب تک توفیق نہیں ملی۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ میں عورتوں کو ہالینڈ کی مسجد کے لئے چندہ کی پھر تحریک کروں۔ اس چندہ میں اس وقت تک ۵۲ ہزار کے قریب روپیہ آ چکا ہے۔ اور اندازہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کا ہے۔ گویا ۶۳ ہزار روپیہ ابھی باقی ہے۔ میں عورتوں میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمت کر کے اسے بھی پورا کر لیں۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ پورا کریں گی۔ عورت جب ارادہ کر لیتی ہے۔ تو بسا اوقات اس کا عزم مردوں سے بڑھ جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے کچھ ایسا ہی بنایا ہے۔ کہ وہ باوجود بعض لحاظ سے کمزور ہونے کے متواتر اور مسلسل قربانی کے میدان میں مردوں سے آگے ہوتی ہے۔ پس مجھے امید ہے۔ کہ وہ اپنے اس چندہ کو بھی پورا کریں گی۔ اس عرصہ میں اگر ضرورت ہوئی۔ تو ہم تعمیر مسجد کا کام قرض لے کر پورا کریں گے۔ لجنہ اماء اللہ کا ہال بھی اسی طرح تعمیر ہُوا تھا۔ کہ اس کے چندہ میں جو کمی تھی۔ اسے ہم نے قرض لے کر پورا کیا۔ اور بعد میں عورتوں نے اپنا چندہ پورا ادا کر کے اس قرض کو اتار دیا۔ درحقیقت قرض کو اتارنے کی یہ مثال بھی عورتوں ہی نے قائم کی ہے۔ ورنہ مردوں میں اس کی مثال موجود نہیں۔ مثلاً جلسہ سالانہ کا چندہ وہ جلسے سے قبل جس قدر ادا کر دیں۔ بس وہی ادا ہوتا ہے۔ اس میں جو کمی رہ جائے۔ اور جسے قرض لے کر پورا کیا جاتا ہے۔ وہ قائم ہی رہتی ہے۔ اور انہوں نے کبھی اس قرض کو ادا نہیں کیا۔

کم از کم ایک یا دو عورتوں کو تعلیم دینے کا عہد کرو

دوسری بات جو میں عورتوں کو کہنا چاہتا ہوں۔ وہ تعلیم کے متعلق ہے۔ قادیان میں بھی اور اب یہاں ربوہ میں بھی احمدی عورتوں کی تعلیم مردوں سے ہمیشہ زیادہ رہی ہے۔ بلکہ قادیان میں تو کئی دفعہ ہم نے اردو کی ابتدائی تعلیم کے لحاظ سے عورتوں کو سو فی صدی پڑھا دیا تھا۔ بلکہ مردوں کی تعلیم کبھی اسّی فی صدی سے زیادہ نہیں ہوئی۔ گویا احمدی عورتیں احمدی مردوں سے تعلیم میں بیس فی صدی زیادہ رہی ہیں۔ بلکہ پاکستان میں مردوں کی تعلیم ۱۵ فی صدی اور عورتوں کی تعلیم ساڑھے سات فی صدی ہے۔

یہاں ربوہ میں بھی عورتیں اس میدان میں مردوں سے بہت آگے ہیں۔ لیکن ہماری باہر کی جماعتوں میں یہ حالت نہیں بلکہ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ میں بعض ایسے احمدی گھرانوں کو بھی جانتا ہوں۔ جو تین پشتوں سے احمدی ہیں۔ مگر ان کی بعض عورتوں کو سورہ فاتحہ تک نہیں آتی۔ پس محض ربوہ کی تعلیمی ترقی سے کچھ نہیں بنتا۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہماری ساری کی ساری عورتیں دین سے واقف ہوں اور یہ کام ایسا ہے۔ جو بغیر ایک خاص سکیم کے کبھی نہیں ہو سکتا۔

تعلیم سے کیا مراد ہے

حضور نے فرمایا۔ تعلیم سے میری مراد مروجہ درسی تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ قرآن مجید اور معمولی اردو لکھنا پڑھنا اسے آتا ہو۔ چونکہ دین کا تمام ضروری علم اردو میں موجود ہے۔ اس لئے اگر ہم اردو لکھنی پڑھنی سکھا دیں۔ تو مزید دینی تعلیم بڑی آسانی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ عورتوں کو اتنی تعلیم دینے کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ پڑھی لکھی عورتیں تمام کی تمام یہ عہد کر لیں کہ ہم نے اپنے وطن واپس جا کر کم از کم ایک یا دو ناخواندہ عورتوں کو ضرور تعلیم دینی ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ اس وقت زنانہ جلسہ گاہ میں کم و بیش آٹھ نو ہزار عورتیں ضرور ہوں گی۔ ان میں سے اگر پانچ چھ ہزار عورتیں

بھی باہر کی سمجھ لی جائیں اور وہ سب کی سب یہ عہد کر کے یہاں سے اٹھیں۔ اور پھر اس عہد کو اگلے سال پورا کریں۔ تو نہ صرف ہماری جماعت میں بلکہ ملک بھر میں عورتوں کی تعلیمی ترقی کی رفتار میں بہت بڑا اضافہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارے مرد بھی عورتوں سے اس بارے میں تعاون کریں۔ اور ان کی مدد کریں مثلاً وہ قاعدے اور کاپیاں وغیرہ خرید نے میں ان کی مدد کر سکتے ہیں اور اسی طرح اور کئی طریق سے بھی وہ مدد کر سکتے ہیں۔

ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرو

تیسری تحریک میں عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی یہ کرنی چاہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے کاروبار ملازمت اور روزگار کے کام کے علاوہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے کچھ زائد آمد پیدا کرنے کی کوشش کرے اور یہ زائد آمدنی اگر غریب ہو تو اس کا ایک حصہ اور امیر ہونے کی صورت میں ساری کی ساری سلسلہ کو بطور چندہ پیش کر دے۔ مثلاً ہمارے ہاں ان پڑھ لوگوں کو خط لکھانے میں دقت پیش آیا کرتی ہے۔ ہمارا ایک لکھا پڑھا آدمی یہ کر سکتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے خط لکھ دے۔ اور ان سے مثلاً پیسہ پیسہ وصول کرے۔ اور پھر اس زائد آمدنی کو چندہ میں دے دے۔ اپنے مقررہ کاروبار کے علاوہ ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرنے سے جہاں سلسلہ اور اسلام کو فائدہ ہوگا وہاں اس سے غریب اور امیر میں امتیاز کم ہوگا۔ اور ان دونوں طبقوں میں جو بُعد نظر آتا ہے وہ دور ہوتا چلا جائے گا۔ مسلمانوں کے بڑے بڑے بزرگوں کے متعلق تاریخ میں کثرت سے ایسے تذکرے آتے ہیں کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے کمائی کیا کرتے تھے۔ دراصل وہ اسی حکمت کو مدنظر رکھ کر کیا کرتے تھے

عورتیں سوت کات کر یا پراندے اور ازار بند تیار کر کے میری اس تحریک پر عمل کر سکتی ہیں۔ غرض میں چاہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس تحریک پر عمل کرے۔ اور اپنے ہاتھ سے کام کر کے کچھ آمد پیدا کرنے اور پھر اسے چندہ میں دینے کی کوشش کرے۔

ربوہ کی زمین

ربوہ کی زمین کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اس وقت ربوہ میں صرف ۳۲۵ کنال کے قریب زمین فروخت کے لئے باقی رہ گئی ہے۔ اس کی قیمت مختلف جگہوں کی حیثیت اور اہمیت کے لحاظ سے پندرہ سو ہزار اور ساڑھے سات سو روپیہ فی کنال ہے۔ دوستوں کی سہولت کے لئے یہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ جو لوگ ۳۱ مارچ ۱۹۵۴ء تک زمین کی قیمت ادا کر دیں گے انہیں دس فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ اب میں اس زائد رعائت کا بھی اعلان کرتا ہوں کہ دوست ۳۱ مارچ تک زمین کی قیمت میں سے جس قدر رقم بھی ادا کریں گے۔ اس پر دس فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔ گویا اگر ایک شخص مقررہ میعاد تک صرف ۵۰۰ روپے ادا کرے تو اس سے ۵۰ روپے کم لئے جائیں گے۔ میرے نزدیک ربوہ میں زمین کی خرید علاوہ ثواب کے دنیوی طور پر بھی ایک بہت مفید سودا ہے بعض لوگ مکان بنانے کے متعلق تعمیر کمیٹی کی سختی کی شکایت کرتے ہیں۔ انہیں دراصل ہماری مشکلات کا علم نہیں ہوتا۔ اگر دوست جلد جلد مکانات بنا کر ربوہ کو آباد نہ کریں۔ تو متعدد مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان مشکلات سے مجبور ہو کر کمیٹی کو بعض اوقات سختی بھی کرنی پڑتی ہے

جلسہ سالانہ پر ملاقاتوں کے سلسلہ میں ضروری ہدایت

فرمایا اب میں ایک دو باتیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ملاقاتوں کے انتظام کے متعلق کہنی چاہتا ہوں۔ آج سے ۲۰-۲۵ سال پہلے میں نے اس سلسلہ میں کچھ نصائح کی تھیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ان نصائح کا اثر دن بدن زائل ہو رہا ہے۔ پہلی نصیحت میں یہ کرتا ہوں کہ ملاقات کے وقت جماعتوں کے امراء یا لیڈر یہ انتظام کر کے آیا کریں کہ وہ اپنی جماعت کے سب دوستوں کو جانتے اور پہچانتے ہوں۔ تاکہ میرے ساتھ ان کا تعارف کرا سکیں۔ اصل مقصد ملاقات کا تو یہی ہے کہ مجھے تمام دوستوں سے واقفیت حاصل ہو۔ اگر دوست آئیں اور مصافحہ کر کے چلتے چلے جائیں۔ اور میرے ساتھ ان کا تعارف نہ کرایا جائے۔ تو یہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر میں خود ہر شخص سے پوچھنے لگوں تو اس میں وقت بہت زیادہ لگے گا۔ ہر جماعت کے ساتھ اس کے امیر پریذیڈنٹ یا کسی اور کو بطور لیڈر بٹھانے سے ہمارا منشاء یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی جماعتوں کے تمام افراد کو جانتا ہو۔ اور ان سے تعارف کرا سکتا ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ آجکل ملاقات کرنے والوں کو میرے اتنے قریب سے گزارا جاتا ہے کہ میرے لئے اس کو پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر ملنے والوں کو ذرا فاصلے پر اور پہلو سے ذرا ہٹ کر گزارا جائے۔ تو میرے لئے ان کو پہچاننا آسان ہو سکتا ہے۔ آئندہ منتظمین اور ملاقات کرنے والے دوست دونوں ان امور کو ملحوظ رکھا کریں۔ تاکہ ملاقات کے ذریعہ میں اپنے دوستوں سے زیادہ سے زیادہ واقفیت حاصل کر سکوں جتنی واقفیت مجھے ہو گی اتنا ہی زیادہ مجھے یہ موقعہ ملے گا کہ میں ان کی طبیعت اور حالات کو مدنظر رکھ کر ان سے سلسلہ کے کام لوں۔ اور ان کی مشکلات اور ضروریات کے مطابق ان کے لئے دعا کر سکوں۔

مسلمان ایک نہایت نازک دور میں سے گزر رہے ہیں

فرمایا اس وقت عالم اسلام نہایت نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ گزشتہ تین سو سال میں مسلمانوں کی حالت یہ رہی ہے کہ وہ تیزی کے ساتھ نیچے گر رہے تھے لیکن انہیں اپنے اس تنزل کا احساس زیادہ نہیں تھا۔ بلکہ وہ ایک دوسرے کو گرانے میں بھی لذت محسوس کرتے تھے۔ درد اور تکلیف تو ہوتی تھی مگر اس کا احساس کم تھا۔ اس کے بعد یہ دور آیا کہ مسلمانوں کو اپنے تنزل اور خستہ حالی کا احساس ہوا اور ترقی کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ اس جذبے کے تحت انہوں نے جدوجہد شروع کی۔ کچھ دشمن طاقتوں کے اختلاف اور کچھ اپنے اس جذبہ کی وجہ سے مختلف ممالک میں وہ آزاد تو ہو گئے۔ لیکن آزاد ہو جانے کے باوجود اب تک ان کے باہمی اختلافات دور نہیں ہوئے اور یہ نہایت خطرناک امر ہے۔ اس لحاظ سے یہ دور پہلے دور سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ پہلے تو انہیں اپنی حالت کا علم نہ تھا اس لئے وہ اصلاح سے غافل تھے۔ لیکن اب اپنی حالت کو محسوس کرنے کے باوجود وہ اپنی اصلاح پر قادر نہیں ہو رہے۔ پھر ان کی مشکلات بھی کچھ اس نوعیت کی ہیں۔ کہ ان کو حل کرنے کی جو راہ بھی تجویز کی جائے۔ وہ خطرات سے خالی نہیں۔ مثلاً مصر میں سویز کا جھگڑا ہے۔ انگریز وہاں اس لئے رہنا چاہتا ہے کہ مشرق وسطی میں روس کے حملہ کا دفاع کیا جا سکے۔ اگر یہ دفاع کمزور ہو جائے تو روس اپنے ارادہ میں کامیاب ہو جائے۔ تو اس کے نتیجہ میں کمیونزم وہاں پر پھیلے گا۔ اور ایک مسلمان طبعی طور پر چونکہ کمیونزم کا مخالف ہے۔ اس لئے وہ کبھی اس کو پسند نہیں کرے گا۔ لیکن دوسری طرف اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر مسلمان مصر کو آزاد دیکھنا چاہتا ہے۔ اگر غیر ملکی فوجیں موجود رہیں تو ملکی آزادی کبھی قائم نہیں رہ سکتی۔ پس سویز کے مسئلہ میں ایک طرف روس کا کمیونزم نظر آ رہا ہے۔ دوسری طرف مصر کی آزادی خطرہ میں پڑتی ہوئی نظر آتی ہے۔ گویا مصر کے لئے دونوں طرف ہی بلائیں ہیں

مسئلہ فلسطین

اسی طرح فلسطین کا جھگڑا ہے۔ یہ سویز سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ فلسطین مدفن رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہت قریب ہے۔ اور فلسطین کی بدبخت حکومت کسی بھی وقت اپنی بدنیتی سے ارض پاک کے لئے خطرہ پیدا کر سکتی ہے۔ اور یہود چونکہ مالدار قوم ہے اس لئے بڑی طاقتیں غلاموں کی طرح اس کی تائید کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ قرآن مجید کہتا ہے کہ یہود مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمان پھر بھی غافل ہیں۔ اسلامی ممالک میں ان کے مقابلہ کے لئے کوئی یک جہتی موجود نہیں۔ وہ کسی موقعہ پر بھی اکٹھے ہو کر نہیں لڑے۔ اگر ایک عرب حکومت کی سرحد پر یہود نے حملہ کی۔ تو باقی اسلامی حکومتوں نے محض قرارداد پاس کرنے کو ہی کافی سمجھا۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ وہ اس حملہ کو خود اپنے اوپر حملہ تصور کرتے اور متحد ہو کر ان کا مقابلہ کرتے۔ پس فلسطین کا معاملہ بھی نہائت تکلیف دہ معاملہ بن چکا ہے۔

اسی طرح لیبیا سے برطانیہ نے جو معاہدہ کیا ہے۔ یا عراق کی مالی حالت کا جس طرح برطانیہ پر انحصار ہے۔ اور ایران میں تیل کے سوال نے جو صورت اختیار کی ہے۔ یہ سب ایسے امور ہیں جو دو گونہ مصیبت نظر آتے ہیں۔ اور بظاہر ان کے حل کی کوئی محفوظ صورت نظر نہیں آتی۔ انڈونیشیا کا ملک اپنی جائے وقوع اور اہمیت کے لحاظ سے مسلمانوں کا ایک بڑا بھاری مورچہ ہے۔ وہاں پر مذہبی تعصب بھی بہت کم ہے۔ لیکن افسوس کہ یہ ملک بھی خانہ جنگی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اپنی طاقت کو کمزور کر رہا ہے۔

پاکستان کی نازک اقتصادی حالت

قریباً یہی حالت پاکستان کی ہے۔ یہاں پر علاوہ دیگر امور کے اقتصادی مسئلہ بھی بہت نازک صورت اختیار کر گیا ہے۔ ہمارے ملک کی اقتصادی حالت اتنی خراب ہے۔ کہ اس کی اصلاح کے لئے بہت بڑی اجتماعی قربانی کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم ملکی مصنوعات کو یا نیم ملکی مصنوعات کو تکلیف اٹھا کر بھی رائج نہ کریں گے۔ اس وقت تک ہماری اقتصادی حالت سدھر نہیں سکتی۔ دوسرے ملکوں میں جب مصیبت آئے تو سب لوگ اجتماعی طور پر قربانی کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں عوام کو اس مصیبت کا احساس تک نہیں وہ آج بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم وہی کھائیں گے جو پہلے کھایا کرتے تھے اور وہی پہنیں گے جو پہلے پہنا کرتے تھے۔

ادھر سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کی تذلیل کے لئے ایسے وعدے کیا کرتی ہیں جو پورے نہیں کئے جا سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عوام غلط امیدیں قائم کر لیتے ہیں اور کوئی مستحکم حکومت قائم نہیں ہو سکتی

بُری باتوں کی اشاعت کو روکو

سب سے بڑا سبب کمزوری کا وسیع پیمانے پر بُری باتوں کی اشاعت اور ہر نقص اور کمزوری کا الزام حکومت کو دینے کی عادت ہے۔ اسلام کی تعلیم ہے کہ اگر زید چوری کرے۔ تو کہو کہ زید نے چوری

کی۔ بلکہ بر سرِ عام ایسا کہنے پر بھی اسلام پابندیاں لگاتا ہے۔ مگر ہماری یہ حالت ہے۔ کہ اگر ایک شخص رشوت لیتا ہے۔ تو بدنام پورے ملک کو کیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جب نوجوانوں کے کانوں میں بار بار یہ پڑتا ہے۔ کہ فلاں وزیر بھی بے ایمان ہے۔ فلاں افسر بھی بے ایمان ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ اگر باقی سب ایسا کرتے ہیں۔ تو میں کیوں نہ ایسا کروں۔ چنانچہ وہ بھی انہی عیوب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح قومی اخلاق تباہ ہو رہے ہیں۔

اسلامی ممالک اور بالخصوص پاکستان کے لئے دعائیں کرو

یہ تمام امور تباہ کن ہیں۔ کہ مسلمان اس وقت ایک نہایت خطرناک دور میں سے گذر رہے ہیں۔ ایسا خطرناک دور کہ اس کا احساس کر کے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان امور کو حل کرنا بظاہر ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ جن امور کو ہم حل نہیں کر سکتے۔ ان کے لئے دعا کا خانہ موجود ہے۔ اس لئے ہر احمدی سے میں یہ امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اسلامی ممالک کے ان پیچیدہ مسائل کے لئے بالعموم اور پاکستان کی مشکلات کے لئے بالخصوص دعائیں کرے۔ تا اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان مشکلات کو دُور فرما دے۔

صحیح مشورہ دیا کرو

دعا کے علاوہ ان امور کے متعلق ایک اور چیز بھی ہمارے اختیار میں ہے۔ اور وہ ہے لوگوں کو صحیح مشورہ دینا۔ تا قوم میں ان مسائل کو سمجھنے اور انہیں حل کرنے کی صحیح سپرٹ پیدا ہو۔ تم جہاں کہیں بھی جاؤ۔ اپنے حلقہ اثر میں لوگوں کو صحیح مشورہ دیا کرو۔ اور انہیں بتایا کرو۔ کہ یہ دن آپس میں لڑنے کے نہیں ہیں۔ بلکہ باہمی اختلافات کو فراموش کر کے متحد ہونے اور ملک کے مفاد کے لئے قربانی کرنے کے ہیں۔ یاد رکھو۔ اللہ تعالےٰ نے تمہیں اسلام کی حفاظت اور خدمت کے لئے مامور کیا ہے۔ اس لئے تمہارے قلوب اسلام کی محبت اور درد سے معمور ہونے چاہئیں۔ خواہ تم کن حالات میں سے گذرو۔ اس محبت کا ہمیشہ لحاظ رکھا کرو۔ اور مسلمان کی ہمدردی تمہارا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے۔ اس ہمدردی کا عملی ثبوت تم اس طرح دے سکتے ہو۔ کہ ایک طرف تو تم دعاؤں سے کام لو۔ اور دوسری طرف لوگوں کو صحیح مشورہ دیا کرو۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ان نفعت الذکریٰ کہ تم ہمیشہ نصیحت کرتے رہا کرو۔ کیونکہ نصیحت کرنے سے ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے۔ خواہ تمہیں محسوس ہو یا نہ ہو۔

ملک کی حفاظت و بقا کے لئے تیار ہو جاؤ

دوسرا ذریعہ جو تم ان مشکلات کے ازالہ کے لئے اختیار کر سکتے ہو۔ یہ ہے۔ کہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تمہیں تیار رہنا چاہیئے۔ ہر احمدی کا یہ عزم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر خدانخواستہ ہمارے ملک پر کوئی مصیبت آئی۔ تو اس کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ اپنے مال۔ اپنی جائیداد اپنی زمین غرض اپنی کسی چیز کی پرواہ نہ کرے گا۔ اور ملک کی حفاظت و بقا کو مقدم رکھے گا۔ یاد رکھو ارادے اور عزم کو معمولی چیز نہ سمجھو۔ یہ بہت بڑی چیز ہے۔ یہی وہ چیز ہے۔ جو وقت آنے پر تمہیں عمل کے لئے تیار کرے گی۔ مضبوطی کے ساتھ تیار رہنے اور عین وقت پر تیار ہونے میں بڑا بھاری فرق ہوتا ہے۔ پس ابھی سے تیار ہو جاؤ۔ اور یہ عزم کر لو۔ کہ ہر مصیبت کے وقت تم اپنے ملک کی حفاظت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو گے۔

غرض اس وقت عالم اسلام کی حالت ایسی ہی ہے۔ جیسے ۳۲ دانتوں میں زبان۔ اور یہ حالت اس امر کی متقاضی ہے۔ کہ مسلمان اپنے اختلافات کو ختم کر کے متحد ہو جائیں۔ اب وقت ایسا ہے۔ کہ مسلمان اگر مریں گے۔ تو اکٹھے مریں گے۔ اور اگر جئیں گے تو اکٹھے رہیں گے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس نازک حالت کو محسوس کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری ادا کریں۔ یعنی ایک طرف تو دعاؤں سے کام لیں۔ اور جن لوگوں سے بھی انہیں واسطہ پڑے۔ انہیں صحیح مشورہ دے کر قومی سپرٹ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور دوسری طرف حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ابھی سے تیار ہو جائیں۔

(باقی)

اس وقت اسلام کی ترقی خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے

"یاد رکھو یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اس وقت اسلام کی ترقی خدا تعالےٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے۔ جیسا کہ وہ اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے۔

پس جو سنے گا وہ جیتے گا۔ جو میری نہیں سنیگا وہ ہارے گا۔ جو میرے پیچھے چلے گا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے۔ جو میرے راستہ سے الگ ہو جائیگا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کئے جائیں گے۔"

اے دفتر اول کے سابقون الاولون کی جماعت اور دفتر دوم کے مجاہدو! حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام آپ کو دعوت پر دعوت دے رہا ہے۔ کہ آؤ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے گھر میں داخل ہو جاؤ۔ اس کا ذریعہ ایمان اور اخلاص کے ساتھ اس کی راہ میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے لئے قربانی کرنا ہے۔ ایک احمدی بھی ایسا نہ ہو۔ جو بیرونی ممالک کی اشاعت اسلام میں شامل نہ ہو۔

خطاب بہ برادرِ پاکستانی

اے برادر تا توانی در جہاں بیدار باش
غافل و کاہل مباش و مستعد ہشیار باش

مومنِ باللہ باش و تابعِ خیر الرسلؐ
پیروِ قرآن باش و متقی دیندار باش

پیشہ کن تبلیغِ قرآں با ہمہ حُسنِ عمل
حُسن پیدا کُن بہ نفس و محسنِ اغیار باش

قلب دریا دِل خدا کُن دست در کسبِ حلال
نیک خُلق و نیک سیرت مردِ نیکوکار باش

دُور تر از زمرۂ اشرارِ بدکردار شو
ہر کجا باشی ہمیشہ طالبِ ابرار باش

دشمنِ ایمان و جانت ہست شیطانِ لعین
زو حذر کُن ہر سحر در وردِ استغفار باش

خیر خواہِ نسلِ انساں باش تا ممکن بود
نا فراز باغی و طاغی۔ دشمنِ بدکار باش

شُکرِ حق آور بجا تعمیرِ پاکستان کُن
لعن بر مُخرِب کُن و بدخواہِ ہر غدّار باش

کُن تعاون با کسے کو خدمتِ ملّت کند
خادمانِ ملک را از صدق خدمتگار باش

اتحادِ ملّت و تنظیم امّت پیشہ کُن
با یقین محکم اندر مملکت معمار باش

در بہی خواہیٔ پاکستاں ز صدقِ قلب کوش
کُن ترحّم بر مسلماں نا فراز کُفّار باش

خوش بود آئینِ ملّت حسبِ قرآن و سنن
گر مسلمانی تو ہم پابند در کردار باش

ہر کہ در افواجِ ملّت سر بکف دارد بگو
تابعِ ہر عسکر و فرمان ہر سالار باش

با زبان و دست اندر خدمتِ مخلوق کوش
پاک باش و نیک باش و مردِ بے آزار باش

ہر کہ گفتہ گفت بد یوسف نمی گوید جُنیں!
"خوک باش و خرس باش و اندکے زردار باش"

قاضی محمد یوسف احمدی قاضی خیل ہوتی مردان

---

۴ اگر آپ نے اب تک اس جہاد کبیر میں حصہ نہیں لیا۔ تو خدا تعالےٰ کا بندہ آپ کو آواز پر آواز دے رہا ہے۔ آگے بڑھو اور اپنے امام کے قدموں میں اپنی حقیر قربانی پیش کر دو۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مقام حدیث

از مکرم محمود احمد صاحب مختار متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ

ایک نور فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوا جس نے ساری دنیا سے تاریکی اور تیرگی کو ختم کیا وہ مجسم نور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ وہ سراج منیر جس کے دم قدم سے دین اور دنیا دونوں روشن ہوئے۔ اور جس کے قدوم میمنت لزوم پر دنیا مورد برکاتِ الٰہیہ ہوئی۔ وہ خدا کا محبوب تھا اور خدا اس کا محبوب تھا۔ اس کی ہر بات اور ہر فعل خدا کی طرف سے اشارہ پاکر معرضِ وجود میں آتے۔ اس کے منہ سے نکلی ہوئی بات کبھی غلط نہ ہوئی اس کا کوئی فعل خلاف مشیت ایزدی نہ ہوتا۔ اسی نے فرمایا کہ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ الخ اور اس کے منہ سے نکلی ہوئی بات کبھی غلط نہ ہوئی تھی۔ اس لئے اس بات کا ظہور بھی امت محمدیہ میں ضروری تھا۔ ایک زمانہ آیا اور دنیا اور دنیا والوں نے بچشم خود ملاحظہ کیا کہ خدا کے محبوب کی بات لفظ بہ لفظ پوری ہوئی اسلام کا نام رہا کام نہ رہا۔ قرآن کے الفاظ رہے ان پر عمل کرنے والے مفقود ہو گئے۔ وضع میں ملت بیضاء والے نصاریٰ اور تمدن میں ہنود کے ہم پہلو کھڑے ہو گئے۔ ان میں وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے۔ اور خدا کے محبوب کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں پوری ہوئیں جہاں یہ پیشگوئی تھی۔ کہ اسلام کا نام رہ جائے گا۔ قرآن کے الفاظ ہوں گے اور ان دونوں کی روح پرواز کر جائے گی۔ وہاں یہ بھی ارشاد تھا۔ کہ اس دگرگوں حالت کو سنبھالنے اور اسلام کے مردہ جسم کی رگوں میں زندگی کی لہر دوڑانے والا بھی۔ ایک فارسی الاصل آئے گا جس کے متعلق فرمایا۔ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من الفارس۔

محبوب خدا کی اس بات کا پورا ہونا بھی ضروری تھا۔ اور یہ پوری ہوئی ایک فارسی النسل کو خدا نے اس زمانے میں برگزیدہ کیا۔ اور اصلاح خلائق کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس نے اسلام میں پیدا شدہ خرابیوں کو دور کر دیا۔ اور پھر اسلام کے صحیح چہرے کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔

جس زمانہ میں یہ فارسی نژاد ایمان کی کشتی کا کھویا پیدا ہوا وہ اسلام کی ذبول حالی کے انتہائی عروج والا زمانہ تھا۔ اپنے بیگانے اس خدائی پودا کی بیخ کنی میں مصروف تھے۔ اور ہر بدبخت اس ناؤ کو منجدھار میں غرق کرنے کی ٹھانے بیٹھا تھا۔ خارجی حملے جو اسلام پر کئے جا رہے تھے۔ وہ اس قدر شدید تھے کہ کمزور مسلمان ان کی تاب نہ لاکر ارتداد کی بے پناہ موجوں اور زبردست طوفان میں بہے جا رہے تھے۔ اور ان کا یہ رویہ ان کی اندرونی کمزوری کا پر آپ شاہد تھا۔ عین اس زمانہ میں یہ مرد مجاہد اسلام کے دفاع کے لئے سینہ سپر ہو کر میدان میں نکلا۔ اس نے خارجی حملوں کا جواب اس شدت اور تیزی کے ساتھ دیا کہ مخالف اس کی تاب نہ لاکر میدان چھوڑ گئے۔ اور پھر اس نے مسلمانوں کے اندرونی حالات کی بھی اصلاح فرمائی مسلمانوں میں جو نئے نئے خیالات نفوذ پا چکے تھے۔ اور جن نئے نئے خیالات کے گرویدہ یہ ہو چکے تھے۔ اور جن غلطیوں میں یہ مبتلا تھے۔ ان کی اصلاح آپ نے فرمائی۔

منجملہ ان باطل نظریات کے مسلمانوں میں یہ نظریہ بھی نفوذ پا چکا تھا۔ کہ قرآن مجید حدیث نبوی کے تابع ہے اور حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ گویا ان کے نزدیک حدیث کا مرتبہ قرآن سے بڑھا ہوا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو ان کی اس فاش غلطی کی طرف توجہ دلائی۔ اور ان پر اس بات کو واضح فرمایا کہ حدیث شریف بے شک اپنی جگہ پر نہایت ضروری چیز ہے لیکن اس کو قرآن سے زیادہ مرتبہ دینا ایک زبردست غلطی ہے

افراط و تفریط کا سلسلہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے چنانچہ ایک گروہ نے تو یہ کہا کہ حدیث قرآن سے زیادہ مرتبہ رکھتی ہے۔ تو دوسرے گروہ نے یہ کہا۔ کہ حدیث کا وجود سرے سے باطل ہے۔ اور اس کا کوئی مرتبہ کوئی حیثیت نہیں۔ اور یہ گروہ بالکلیہ حدیث کا منکر ہو گیا۔ اس کے وجوہ و اسباب کچھ بھی ہوں بہر حال اس گروہ نے حدیث کو اس خیال سے کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں مدوّن نہیں ہوئی بلکہ کافی عرصہ بعد ان کی تدوین ہوئی ہے اس لئے یہ قابل اخذ نہیں بلکہ ہمارے لئے صرف اور صرف قرآن مجید کافی و وافی ہے ہمیں کسی حدیث کی ضرورت نہیں۔

لیکن ان سے کوئی پوچھے کہ حضرت! بے شک قرآن مجید ایک مکمل اور احسن ضابطۂ حیات ہے۔ اور بہترین اور آخری تعلیم ہے۔ لیکن تفسیر قرآن کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کیوں نہ قرآن مجید کو اس کے الفاظ کے اندر محدود و پابند رکھا گیا؟ کیوں اس کی تشریح و توضیح میں اوراق سیاہ کئے گئے؟ آخر اس کے احکام کی تشریح اور وضاحت کے لئے تفسیر کو لابدی سمجھا گیا یا نہیں؟ اور پھر یہ کہ اگر حدیث سے انکار کرو تو قرآن مجید میں کتنے مجمل امور ہیں جن کی تفصیل پر ہمیں آگاہی حاصل نہ ہو سکے گی۔ ہم حدیث کے وجود سے انکار کرکے صرف قرآن سے استنباطِ مسائل نہیں کر سکتے۔ مثلاً قرآن مجید میں نماز کا حکم تو موجود ہے لیکن کسی مقام پر تفصیل رکعات مذکور نہیں کہ فجر میں اتنی اور مغرب میں اتنی رکعتیں ادا کرنی چاہئیں۔ اور اس کے لئے ہمیں لامحالہ حدیث کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ پھر اسی قسم کے سینکڑوں ہزاروں مسائل ایسے ہیں کہ اگر انسان حدیث کا انکار کرے۔ تو ان مسائل کے لئے ان کے پاس کوئی بھی وجہ یا دلیل باقی نہیں رہتی۔

اور پھر ہر مذہب کی تاریخ اس کے لئے ضروری چیز ہے۔ اگر اس مذہب کی تاریخ باقی نہ ہو تو مذہب کا ستیاناس ہو کر رہ جاتا ہے اور احادیث کا ذخیرہ ایک ایسا عظیم الشان ذخیرہ ہے۔ کہ اس میں تفسیر قرآن، علوم قرآن، احکام قرآن، عقائد اسلام، احکام شریعت، قواعد طریقت، مسالک سالکیت، تاریخ مذہب، غرض سب کچھ ہی اس ذخیرہ میں موجود ہے۔ اگر اس ذخیرہ کا یکسر انکار کر دیا جائے تو دین کی کتنی تفصیل اور کتنی حقیقتوں سے محروم ہونا پڑے گا۔ پس اگر ذرا غور و تامل سے دیکھا جائے اور انسان نور بصیرت اپنے اندر پیدا کرے اور اس مسئلہ پر سوچے تو اسے دینی امور کی تشریح و توضیح کے لئے حدیث کی افادیت کا اقرار کرنا پڑے گا۔ بے شک اسلام کی اصل بنیاد قرآن مجید پر ہے اور وہ اپنے مبادی اور اصول و احکام کی تشریح و توضیح بھی خود ہی کرتا ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ احادیث نبویہ ان تشریحات میں ایسی جلا اور وضاحت پیدا کر دیتی ہیں جو ہمارے لئے ظلمات میں مشعلِ راہ بن کر ہماری راہ کو روشن کر دیتی ہیں۔

پس اس گروہ کا ذخیرہ احادیث سے انکار اسے اسلام کے انکار پر کسی وقت بھی مجبور کر سکتا ہے۔ اور میری مراد ذخیرۂ احادیث سے وہ احادیث ہیں جن کا اتصال واضح بغیر کسی علت و شذوذ بسند متواتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ ورنہ احادیث میں ایسی احادیث بھی ہیں جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اتصال ثابت نہیں۔ اور موضوع احادیث بھی ہیں جنہیں خوشنودیِ سلاطین و امراء یا کسی اور اغراض کے ماتحت وضع کیا جاتا رہا۔ پس ایسی احادیث میرے مدنظر نہیں۔ بلکہ میرے مدنظر وہ احادیث صحیحہ ہیں جن کا اتصال واضح متواتر سند کے ساتھ بغیر کسی علت و شذوذ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور پھر یہ کہ عقل صریح اور قرآن مجید کے بھی خلاف نہ ہوں۔ پس اگر مذکورہ گروہ کا نظریہ تسلیم کیا جائے تو ہمیں ایک بڑے قیمتی ذخیرہ سے محروم ہونا پڑتا ہے۔ چند ایک سقیم اور مخدوش روایات کی بنا پر جن کا سقم از خود واضح ہے اور جنہیں رد کرنے سے سلسلۂ اسناد اور صحتِ احادیث پر بھی کوئی حرف نہیں آتا ہدایت و معرفت کے انمول موتیوں کو اپنے ہاتھ سے گنوا دینا کونسی عقلمندی کی بات ہے۔ جواہرات و موتیوں سے اگر دامن بھرا ہوا ہو اور اس میں چند سنگریزے بھی ملے ہوئے ہوں۔ تو کیا ان چند سنگریزوں کی خاطر ان تمام موتیوں کو آپ سمندر میں پھینک دیں گے؟

(فافہموا و تدبروا ایہا العاقلون)

(باقی آئندہ)

درخواست دعا

میرے ایک سالہ بچے سید سلطان محمود کے ہونٹ کا اپریشن سنٹرل جناح ہسپتال کراچی میں ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

(سید نذیر احمد نجیب ناظم کراچی)

وصایا: یہ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کسی قسم کا کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ،

وصیت نمبر ۱۲۸۰۷ منکہ فضل بی بی زوجہ حاجی مہرالدین صاحب قوم کمبوہ عمر سال بیعت ۱۹۰۲ء ساکن تھور کوٹ ڈاکخانہ نواں پنڈ ضلع بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ٹنڈیاں دو عدد طلائی وزنی یک تولہ قیمتی -/۱۰۰ روپیہ حق مہر /۳۲ روپے کل /۱۳۲ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: فضل بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: حاجی مہرالدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۵۳۰ منکہ سلامت بیگم زوجہ چوہدری عبدالحی صاحب قوم راجپوت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۵ ج ب جیسانہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵۳ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیور طلائی چھ تولہ۔ زیور نقرئی اسی تولہ حق مہر /۲۵۰ روپیہ بذمہ خاوند اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: سلامت بیگم بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد: عبدالحی خاوند موصیہ گواہ شد: عبدالرحمٰن بقلم خود۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۳۶۴۶: منکہ محمد شفیع ولد بوٹے خان صاحب قوم ڈار پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن منگلہ سلطان پورہ گ ب ڈاکخانہ سندھیلیانوالی ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں مال مویشی قیمتی -/۶۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار تنخواہ ۱۴۱ روپیہ اور الاؤنس -/۳۰ کل ۱۷۱ روپیہ ہے تا زیست اپنی آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد شفیع موصی بقلم خود: گواہ شد: سید لائیت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: سلطان احمد انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۳۶۵۴ منکہ بشریٰ پروین بنت سید محمد اقبال حسین صاحب قوم سید پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد یکصد روپیہ نقد ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: بشریٰ پروین موصیہ دیبا عالم بقلم خود۔ گواہ شد: محمد اقبال حسین ہیڈ ماسٹر ڈی بی ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۶۰۷ منکہ بھاگ بھری زوجہ غلام محمد قوم گوجر پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک سکندر ڈاکخانہ دھوریہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کنٹھہ طلائی ۴ تولہ قیمتی -/۳۲۰ ٹنڈیاں ۱½ تولہ قیمتی -/۱۲۰ کل /۴۴۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: بھاگ بھری موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد: بشارت احمد ولد فضل احمد ریلنگ کلرک ربوہ گواہ شد: بدرالدین ولد حاجی رحمت علی صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ

وصیت نمبر ۱۳۶۵۳ منکہ محمد ابراہیم ولد ملک احمد صاحب قوم مجوکہ پیشہ زمینداری عمر ۶۱ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن چک ۲۴۵ گ ب ڈاکخانہ چک ۶۸۳ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد جدی موضع مجوکہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں ستر گھماؤں زمین ہے اس میں دس کنال چاہی میرے حصہ کی ہے جس کی آمد /۱۱۰ روپے سالانہ ہے۔ باقی زمین بارانی ہے (یعنی دریا برد) اس کے علاوہ مجھے ایک مربعہ زمین موضع چک ۲۴۵ گ ب ضلع لائلپور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سرکار کی طرف آباد کرنے کو ملا ہے چونکہ ابھی میں اس مربعہ کا مالک نہیں ہوں اس لئے میں اس کی پیداوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد ابراہیم موصی نشان انگوٹھا گواہ شد: محمد عظیم پسر موصی گواہ شد: سید لائیت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۶۰۷ منکہ کریم بخش ولد محمد اسمٰعیل صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن چک ۵ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت ایک رہائشی مکان پختہ و خام واقعہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں ہے۔ اس وقت میرا ماہوار گذارہ مبلغ -/۹۲ تنخواہ معہ الاؤنس -/۳۰ روپیہ کل /۱۲۲ روپے آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: ماسٹر کریم بخش موصی کریم بخش ہیڈ ماسٹر مڈل سکول چک ۵ ج ب گواہ شد: محمد صادق سیکرٹری مال چک ۳۰۶ گ ب۔ گواہ شد: سید لائیت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۶۵۴: منکہ رحمت اللہ ولد ابراہیم صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۶۷ گ ب ڈاکخانہ گوجرہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری ماہوار آمد مبلغ /۴۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: رحمت اللہ موصی بقلم خود: گواہ شد: ولی الحق پریذیڈنٹ چک ۳۶۷ ج ب گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۶۵۹ منکہ زینب بی بی زوجہ مشتاق احمد صاحب قوم جٹ سنگھے عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی چک ۱۹۵ جنڈانوالہ ڈاکخانہ گلی ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت ایک عدد مشین سلائی قیمتی قریباً -/۸۰ روپے اور حق مہر /۳۲ روپے کل -/۱۱۲ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: زینب موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: امام الدین تسکین امام الصلوٰۃ: گواہ شد: مشتاق احمد خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۳۶۶۲ منکہ بخت بھری زوجہ ملک محمد ابراہیم صاحب قوم مجوکہ عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۲۴۵ گ ب ڈاکخانہ چک ۶۸۳ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۲۵ روپیہ جو میں وصول کر چکی ہوں۔ چھلکان طلائی ۶ عدد قیمت /۱۶۸ نقد ایک سو کل /۲۶۸ روپے اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا بخت بھری موصیہ۔ گواہ شد: محمد ابراہیم خاوند موصیہ گواہ شد: ملک محمد عظیم پسر موصیہ۔ گواہ شد: سید لائیت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۶۴۴ منکہ عائشہ بی بی زوجہ ملک محمد عظیم صاحب قوم مجوکہ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۴۵ گ ب ڈاکخانہ چک ۶۸۳ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ -/۵۰ روپے وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی بتی پانچ لڑی قیمت اندازاً -/۲۴۰ روپے ایک تولہ کانٹے طلائی قیمت /۸۰ روپے۔ چھلک طلائی چھ عدد قیمت /۱۶۸ روپے تختی طلائی قیمت /۸۰ روپے۔ جھمکے طلائی ۶ ماشہ قیمت /۴۰ روپے پہنچیاں نقرئی قیمت /۸۰ روپے۔ کل /۶۸۸ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا عائشہ بی بی موصیہ۔ گواہ شد: ملک محمد عظیم خاوند موصیہ گواہ شد: نشان انگوٹھا ملک محمد ابراہیم خسر موصیہ۔ گواہ شد: سید لائیت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۶۴۳ منکہ محمد عظیم ولد ملک محمد ابراہیم صاحب قوم مجوکہ پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۴۵ گ ب ڈاکخانہ چک ۶۸۳ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں۔ میں اس وقت بطور مزارعہ کام کرکے گذارہ کرتا ہوں اس لئے میں اپنی سالانہ آمد جو تقریباً -/۶۰۰ روپیہ ہے۔ کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد عظیم موصی بقلم خود گواہ شد: نشان انگوٹھا ملک محمد ابراہیم والد موصی۔ گواہ شد: سید لائیت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۶۶۴ منکہ غلام فاطمہ زوجہ نور حسن صاحب قوم جٹ ونیس عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی چک ۲۹۷ ج ب ڈاکخانہ گوجرہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر /۱۲۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: غلام فاطمہ موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: نور حسن بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد: سید لائیت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۲۵۴: منکہ مریم بی بی زوجہ چوہدری عبدالحی صاحب وڑائچ عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ پنیار ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر /۲۰۰۰ روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: مریم بی بی موصیہ۔ نشان انگوٹھا گواہ شد: عبدالحی بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد: مہرالدین سیکرٹری وصایا چک ۹ پنیار۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷

وصیت نمبر ۱۲۲۶۱ منکہ رسول بی بی زوجہ غلام احمد صاحب قوم وڑائچ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ شمالی پنیار ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ سات تولہ زیورات طلائی قیمتی اندازاً -/۱۰۰۰ ہے۔ جو مجھے حق مہر کے عوض ملا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: رسول بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: مہرالدین صحابی سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد: جہاں خان بقلم خود وائس پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۹ شمالی پنیار۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

وصیت نمبر ۱۲۹۷۴ منکہ رسول بیگم زوجہ محمد علی صاحب قوم باجوہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۷ ج ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ایک ہزار روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے۔ مذ زیور کوئی نہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: رسول بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد علی خاوند موصیہ بقلم خود گواہ شد: صوفی علی محمد موصی صحابی

وصیت نمبر ۱۲۲۶۲: منکہ حیدر بی بی زوجہ رحمت خان صاحب وڑائچ عمر ۶۰ سال ساکن چک ۹ شمالی پنیار ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے میرے خاوند محترم چوہدری رحمت خان کے ذمہ میرا حق مہر یکصد روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ: حیدر بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: رحمت خان خاوند موصیہ گواہ شد: مہرالدین صحابی سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد: محمد شفیع پسر موصیہ گواہ شد: محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۲۲۶۶ منکہ حاکم بی بی زوجہ فضل احمد صاحب قوم وڑائچ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۹ شمالی پنیار ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے نقد جو میرے پاس ہے۔ یکصد روپیہ حق مہر جو میرے خاوند محترم چوہدری فضل احمد صاحب کے ذمہ ہے۔ یکصد روپیہ ہے کل /۲۰۰ روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: حاکم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: مہرالدین صحابی سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد: جہاں خان وائس پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۹ گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۳۶۸۵: منکہ شکیلہ اختر زوجہ عبدالرحمٰن صاحب قوم قریشی ساکن بھارت نگر اچھرہ سٹریٹ ڈاکخانہ نیشنل باغ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی وزن پانچ تولہ قیمتی /۵۰۰ مہر میں اپنے خاوند کو معاف کر چکی ہوں۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ: شکیلہ [illegible]

[illegible]

مسٹر محمد علی وزیراعظم پاکستان کی چھٹی نشری تقریر

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہندوستان کا عجیب و غریب ردعمل

میں یہ ضرور کہوں گا کہ اس مسئلہ پر ہندوستان میں جو شور و غوغا ہو رہا ہے۔ اس کی کوئی معقول وجہ میری سمجھ میں نہیں آسکی۔ کیا ایک خودمختار قوم کی حیثیت سے ہمیں اپنے دوستوں کا انتخاب کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ کیا اپنے ملک کو سیاسی، اقتصادی نظریاتی طور پر طاقتور بنانے کی حتی الامکان کوشش کرنا ہمارا فرض نہیں ہے۔ اگر اس سلسلہ میں اس علاقہ میں توازن طاقت میں فرق پیدا ہو جائے۔ تو کیا اس کے لئے ہم ملزم گردانے جائیں گے۔ کیا ہم محض کسی دوسرے ملک کی خواہشات پوری کرنے کے لئے خود کو کمزور رکھیں۔

پاکستان اپنے دفاع کو مضبوط بنانے کا جو خیال رکھتا ہے۔ اس پر ہندوستان کا ردعمل مجھے عجیب و غریب معلوم ہوتا ہے خصوصاً اس وجہ سے کہ دونوں ممالک امن و دوستی کے ساتھ رہنے کا مستحکم ارادہ رکھتے ہیں۔ میں تو سمجھتا تھا۔ کہ پاکستان کی قوت میں اضافہ ہندوستان کے لئے بھی مفید ہوگا۔ درحقیقت اس سے پورے برصغیر پاک و ہند کی قوت میں خوشگوار اضافہ ہوگا۔

اس دوران میں ہندوستان کے ساتھ اور زیادہ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان تمام تنازعات کے تصفیہ کے لئے بھی ہماری کوششیں جاری ہیں جن سے اب تک دونوں ممالک کے تعلقات کشیدہ رہے ہیں۔

کشمیر

آپ کو یاد ہوگا کہ دہلی میں جب وزیراعظم ہندوستان سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ تو انہوں نے اور میں نے اس امر پر اتفاق کیا تھا۔ کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ آزادانہ غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کے ذریعہ خود باشندگان کشمیر کریں گے ہم نے یہ بھی طے کیا تھا کہ ناظم استصواب رائے عامہ آخر اپریل ۱۹۵۴ء تک اپنا عہدہ سنبھال لے اور استصواب رائے عامہ کے انعقاد کے لئے تیاری کرے۔ ناظم استصواب رائے عامہ کے تقرر سے قبل بعض ابتدائی مسائل مثلاً ریاست سے فوجیں ہٹانے کے مسئلہ کو حل کرنا ہے۔

ان مسائل کے متعلق وزیراعظم ہندوستان کو اور مجھے کسی سمجھوتے پر پہنچنے میں مدد دینے کے لئے ہم دونوں نے سرکاری شہری اور فوجی ماہرین کی کمیٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ دہلی میں ان کمیٹیوں نے اپنے حالیہ جلسوں میں وزیراعظم ہندوستان کے اور میرے غور و خوض اور تصفیہ کی غرض سے تیاری کے طور پر ان مسائل کا جائزہ لینے میں اطمینان بخش ترقی کی ہے

داخلی معاملات! غذائی مسئلہ حل ہو گیا!

اب داخلی معاملات کی طرف آئیے۔ ایک سال پہلے پاکستان شدید بحران سے دوچار تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہم ایک گہری چٹان کے کنارے کھڑے ہیں۔ لیکن آج خدا کے فضل سے ہماری حالت بہت کافی سنبھل گئی ہے۔ اس وقت ہمیں ایک عام قحط کا خطرہ درپیش تھا۔ لیکن اب ہمارے پاس کافی غذا موجود ہے۔

غذائی مسئلہ حل ہو چکا ہے۔ اور زراعتی ترقی کے ان منصوبوں کی مدد سے جو تیار ہو رہے ہیں۔ ہم ایک سال یا زیادہ سے زیادہ دو سال کے اندر مستقل طور پر خود کفیل بننے کی قوی امید کر سکتے ہیں۔

عام آدمی کی دوسری بنیادی ضرورت کپڑا ہے کپڑے کی صورت حال ابھی ناقابل اطمینان ہے لیکن آپ کی حکومت اس کی اصلاح کی تدابیر کر رہی ہے۔ ہماری داخلی پیداوار میں بہت کافی اضافہ ہوا ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ کپڑے کے معاملہ میں بھی ہم ایک سال کے اندر خود کفیل بن جائیں گے۔ معمولی کپڑے کی قیمت آسمان سے باتیں کرنے لگی تھی۔ اس لئے آپ کی حکومت نے سرکاری حساب پر ۴ کروڑ روپے کا کپڑا درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہم تجارت کے میدان میں مداخلت کرنا نہیں چاہتے لیکن آپ کی حکومت کے لئے آپ کا مفاد دیکھنا ضروری ہے۔ اور وہ مصمم ارادہ رکھتی ہے۔ کہ عوام کو جلد از جلد معقول قیمتوں پر کپڑا مہیا کرنے کے لئے جو بھی اقدامات ضروری ہوں۔ وہ کرتی رہے حکومت کے اس فیصلے کا کپڑے کی منڈی پر اچھا اثر پڑا ہے۔

ہم نے اب کارخانہ داروں اور تاجر طبقہ کے رضاکارانہ تعاون اور اتفاق رائے سے ایک اسکیم تیار کی ہے جس سے یہ امر یقینی ہو جائے گا۔ کہ کپڑے کی قیمتیں پھر گذشتہ سال کے ماہ جنوری کی سطح پر آجائیں۔ اس کے نتیجہ میں چند صورتوں میں قیمتوں میں تقریباً ۵۰ تا ۷۵ فی صدی کمی ہو جائے گی۔ اس سے ہمارے لاکھوں عوام کو فائدہ پہنچے گا۔

غیر ملکی زرمبادلہ اور مالی صورت حال

آپ کی حکومت آپ کی قومی اقتصادی نظام کے دوسرے شعبوں کو سنبھالنے میں بھی بہت کافی حد تک کامیاب ہوئی ہے۔ ایک سال پہلے ہمارے غیر ملکی زرمبادلہ اور مالیات کی صورت حال نازک ہو گئی تھی۔ نہ صرف ہمارا مالی استحکام بلکہ ہماری زرعی و صنعتی ترقی کے پورے پروگرام کا مستقبل خطرے میں تھا۔ لیکن ہمارا مصمم ارادہ تھا کہ ہم ایسا نہ ہونے دیں گے۔ چنانچہ ملک کی ترقی کے لئے

اتنی زیادہ رقوم جتنی کہ پہلے کبھی نہ رکھی گئی تھیں۔ مخصوص کرنے کے ذرائع تلاش کئے گئے۔ یہ زیادہ تر اس لئے ممکن ہوا کہ ہم نے سادہ زندگی کا نظام قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔

اپنی برآمد کو بڑھانے اور اپنی غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدنی میں اضافہ کرنے کی امکانی کوشش کی گئی۔ اور درآمد میں جس میں ضروری اشیاء کی درآمد بھی شامل تھی سختی سے کمی کرنا پڑی۔ قدرتی طور پر اس کے نتیجہ میں ہمارے عوام کو سخت تکلیف اٹھانا پڑی۔ انہوں نے بہادری سے یہ تکلیف برداشت کی۔ اور اس طرح ملک کی زبردست خدمت انجام دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم زراعتی اور صنعتی ترقی کر رہے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ وہ دن زیادہ دور نہیں جب ہم خود اپنے ملک میں وہ تمام ضروری چیزیں تیار کرنے لگیں گے۔ جن کے لئے آج ہم دوسروں کے محتاج ہیں۔ صرف اس طرح ہم کو اس کام میں اچھی طرح کامیابی ہو سکتی ہے۔ کہ ضروری اشیاء کی قیمتیں عام آدمی کی دسترس کے اندر لے آئیں۔

مجھے آج یہ بتانے میں مسرت محسوس ہوتی ہے کہ حکومت کی اختیار کردہ تدابیر کے نتیجہ میں ہمارے غیر ملکی زرمبادلہ اور مالیات کی صورت حال کی کافی اصلاح ہو چکی ہے۔ اس کے نتیجہ میں حکومت کے لئے یہ ممکن ہوا کہ وہ تمام ضروری اشیاء جن کی رسد پچھلے مہینوں میں قلیل تھی۔ زیادہ آزادی سے درآمد کرنے کے لئے رقوم مہیا کرے۔ حقیقت میں اب بہت سی ضروری اشیاء مثلاً ادویات اتنے ہی وسیع پیمانے پر درآمد ہوں گی۔ جس پیمانہ پر او۔ جی۔ ایل کے زمانہ میں ہوا کرتی تھیں۔ اور بہت جلد ملک میں ان تمام درآمدی اشیاء کی بہتات ہو جائے گی۔ لہٰذا میں امید کرتا ہوں۔ کہ بنیادی ضرورت کی اشیاء سارے ملک میں مناسب قیمتوں پر دستیاب ہو سکیں گی اگر بدقسمتی سے یہ امید پوری نہ ہوئی۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی حکومت اس غرض سے کہ عوام کو بنیادی ضرورتوں کی اشیاء مناسب قیمتوں پر دستیاب ہو سکیں۔ دیگر ضروری تدابیر اختیار کرے گی۔

دستور سازی کے کام میں ترقی!

ساڑھے چھ سال تک ہم ایک ایسے دستور پر عمل کرتے رہے ہیں۔ جو ہماری پسند کا نہیں تھا۔ بلکہ جسے ایک غیر ملکی پارلیمنٹ نے بنایا تھا۔ بدقسمتی سے بعض بنیادی مسائل کے سلسلہ میں ایک تعطل ہونے کی وجہ سے ہمارے ملک کے عوام کے ذوق اور مزاج کے مطابق ہمارا اپنا دستور تیار کرنے کا کام آگے نہ بڑھ سکا۔ جب میں نے عہدہ سنبھالا۔ تو اس دستوری تعطل کی وجہ سے ملک میں بہت کافی پریشانی پھیلی ہوئی تھی۔

خدا کے فضل سے ہم یہ تعطل دور کر سکے۔ اور ان تمام مسائل کے سلسلہ میں اتفاق رائے ہو گیا جنہوں نے دستور سازی کے کام میں رکاوٹ ڈال رکھی تھی۔ اس وقت سے اب تک دستور کی تشکیل کے کام میں قابل ذکر ترقی ہوئی ہے۔ اور مجلس دستور ساز نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کی تقریباً تمام متنازعہ فیہ دفعات کو منظور کر لیا ہے۔ اور اگر بنگال کے انتخابات قریب نہ ہوتے۔ جس کی وجہ سے مجلس دستور ساز کے اجلاس کو ملتوی کرنا پڑا اور مجلس دستور ساز بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی ساری رپورٹ کی جانچ مکمل کر چکی ہوتی پھر بھی ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہم اس سال کے اختتام سے پہلے ملک کو ایک مکمل دستور دیدیں گے۔

اقلیتوں کے لئے پیغام

اس سلسلہ میں پاکستان کی اقلیتوں کے لئے میرے پاس ایک خصوصی پیغام ہے۔ اسلام محض ایک مذہب ہی نہیں ہے یہ ایک معاشرتی نظام ہے۔ جو انسانی اخوت اور امن کی تلقین کرتا ہے۔ اسلام کسی تعصب۔ یا غیر منصفانہ تفریق یا انسانوں کے درمیان کسی امتیاز کو جائز قرار نہیں دیتا۔ اقلیتوں کے اپنے مسلک اور مذہب کے مطابق زندگی گذارنے کے حق کی پوری حفاظت کی جائے گی۔ ہم نے اقلیتوں کے ساتھ عدل و انصاف کا سلوک کرنے کا عہد کیا ہے مجھے یقین ہے۔ کہ میں یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس عہد کے پابند رہیں گے۔ ہر پاکستانی کے جذبات کی ترجمانی کر رہا ہوں۔ ہم اقلیتوں کو خیال و عمل کی وہی آزادی دیں گے۔ جو ہم اپنے لئے محفوظ کرنا چاہتے ہیں۔

مسٹر لیاقت علی خان کے قتل کی تحقیقات

آپ کو یاد ہوگا۔ کہ قائد ملت لیاقت علی خان کی برسی کے موقع پر میں نے قوم سے ایک وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر اس شک و شبہ کی واقعی کوئی بنیاد ہے کہ ان کے قتل کے حالات کی تحقیقات اطمینان بخش نہیں ہے۔ تو تمام شکوک کو دور کرنے اور بھیدوں کو کھولنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائے گا۔ کچھ ہی دن بعد میں بیمار پڑ گیا۔ لیکن میں نے قوم کے ساتھ کیا ہوا وعدہ فراموش نہیں کیا۔ میں نے فائلیں طلب کیں۔ اور تحقیقات کی رپورٹ پڑھ ڈالی۔ میں نے قائد ملت کے قتل

بھارت امریکہ سے جو اقتصادی امداد لے رہا ہے وہ فوجی امداد کے برابر ہے

وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

ڈھاکہ ۲ر جنوری۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے یہاں آج اعلان کیا، کہ بھارت امریکہ سے جو اقتصادی امداد لے رہا ہے۔ وہ بھی فوجی امداد سے کم نہیں ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ مثال کے طور پر بھارت امریکہ سے ریل کے سو انجن اور پانچ ہزار ڈبے لے رہا ہے۔ اس سے جو روپیہ بچے گا۔ تو اس سے اسلحہ فریب ہے جا سکتے ہیں۔ اگر تجزیہ کیا جائے۔ تو ہر اقتصادی امداد فوجی امداد کے برابر ہے۔

انہوں نے کہا۔ کہ آج کل کوئی قوم الگ تھلگ نہیں رہ سکتی۔ اب دنیا کا انداز ہی ایک سرے سے بدل گیا ہے۔ موجودہ عالمی نظام میں ہمیں ان ملکوں سے دوستی کی ضرورت ہے۔ جن سے ہمیں نظریاتی اتفاق ہے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ آج پاکستان کی یکجہتی کو کئی طرف سے خطرہ لاحق ہے۔ سب سے بڑا خطرہ ہمارے عقیدہ کو ہے۔ ہم اپنے ہم خیال ملکوں سے دوستی کرنا چاہتے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ اس طرح ہم خونریز جنگ میں پھنس جائیں گے۔ ہم پاکستان کی مکمل خود مختاری پر معمولی سا بھی حرف نہیں آنے دیں گے۔ کوئی ملک خواہ کتنا ہی طاقتور ہو۔ اور خواہ ہمارا کتنا ہی دوست ہو۔ ہم اسے اپنے ملک کی ایک انچ زمین بھی نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ امریکہ سے فوجی امداد کے متعلق ابھی کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا ہے۔ مجوزہ فوجی امداد کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ہم امریکہ سے کوئی وعدہ کریں گے۔ یا اس کی طرف سے لڑیں گے۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ اگر کوئی ہمیں امداد دے رہا ہے۔ تو ہم کیوں نہ لیں۔

جموں میں اردو کی بجائے ہندی ڈوگری زبانوں کی ترویج

مظفر آباد ۳ر جنوری۔ مقبوضہ کشمیر سے موصول شدہ اطلاعات کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے نام نہاد وزیر اعظم بخشی غلام محمد کی حکومت نے مسلمان دشمن عناصر کو برسر اقتدار لانے کے لئے خفیہ طور پر یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ جموں میں اردو زبان کو ختم کر کے اس کی جگہ ہندی دیوناگری اور ڈوگری زبانوں کو سرکاری اور درسی زبانوں کا درجہ دے دیا جائیگا۔

صوبہ سرحد میں فوجی طریقے پر تربیت یافتہ چھ ہزار مسلم لیگ نیشنل گارڈز ہیں

پشاور ۳ر جنوری۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم نے مسلم لیگ نیشنل گارڈز سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج بھی نیشنل گارڈز کی اتنی ہی ضرورت ہے۔ جتنی کہ پہلے تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ سرحد میں نیشنل گارڈز کی تعداد چھ ہزار ہے۔ اور انہیں فوجی طریقے پر منظم کیا گیا ہے۔

وزیر اعظم کی تقریر (بقیہ صفحہ ۱)

سے متعلق تمام دستاویزات کا پوری تفصیل کے ساتھ ہر موقعہ پر مطالعہ کیا ہے۔ مجھے تحقیقات تو معلوم ہوتی ہے کہ مکمل ہوئی مگر میں اس سے پوری طرح مطمئن نہیں ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہ سنکر خوش ہوں گے۔ کہ میں نے یہاں امریکی سفیر کے ذریعہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ ہمیں کوئی سُراغ رساں۔ ایف بی۔ آئی (فیڈرل بیورو آف انوسٹیگیشن) کا تجربہ یافتہ سراغرساں زیادہ مناسب ہوگا۔ فراہم کرے۔ جو اس سلسلہ میں حکومت کو مشورہ دے اور اس کی مدد کرے۔

"ڈان" اور "ایوننگ سٹار" سے پابندیاں ہٹالی گئیں

اب میں ایک دوسری بات کی طرف رجوع کرتا ہوں جس پر غالباً آپ میں سے بہتوں کو مجھ سے کچھ سننے کی توقع ہوگی۔ چھ ہفتہ پہلے حکومت دو روزناموں "ڈان" اور "ایوننگ اسٹار" کے خلاف کچھ کارروائی کرنے پر مجبور ہوئی تھی۔ میں پریس کی آزادی کا بصد احترام کرتے ہیں۔ اور اخبارات کے خلاف قدم اٹھانا میرے لئے بیحد ناگوار ہے۔ اس مخصوص معاملہ میں حکومت نے جو محض مفاد عامہ کے خیال سے پورا کیا وہ اور بھی زیادہ ناخوشگوار تھا کیونکہ ایک ایسے اخبار کا معاملہ تھا جس کی موقف پاکستان سے متعلق جذبات شکوک و شبہات سے بلند ہیں۔

لیکن "ڈان" اور "ایوننگ اسٹار" نے حکومت کے خلاف اس نوعیت کی مہم چلا رکھی تھی کہ حکومت کو ایک مشورہ دیا گیا کہ انہوں نے قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ لیکن حکومت کوئی سخت کارروائی نہیں کرنا چاہتی تھی سو داس نے صرف ان اخبارات کی قدر سنسی ختم کرنے پر اکتفا کی۔ اس کے بعد مختلف حلقوں نے ہم سے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کی اپیلیں کی ہیں۔

چنانچہ حکومت نے اس معاملہ پر مزید غور کیا ہے۔ اور اگرچہ اسے اب بھی اپنے اقدام کے جائز ہونے کا یقین ہے لیکن اس نے فیصلہ بدلنے کا فیصلہ کیا۔ مجھے یہ اعلان کرنے میں مسرت ہو رہی ہے کہ آج ان تمام پابندیوں کو ختم کرنے کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں جو "ڈان" اور "ایوننگ اسٹار" اور ان کے عملوں پر ۱۸ نومبر ۱۹۵۳ء کے جاری کردہ پریس نوٹ کے ذریعہ عائد کی گئی تھیں۔

قومی ترانہ

ایک اور مسئلہ کی جانب آیئے۔ جس سے آپ کو یقیناً دلچسپی ہوگی جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ ابھی تک ہمارا کوئی قومی ترانہ نہیں تھا۔ آپ لوگ یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ حکومت نے قومی ترانہ کے متعلق آخری فیصلہ کر لیا ہے۔ اس کی دھن منظور کر لی گئی ہے۔ ترانہ کے الفاظ پر مزید غور و خوض کیا جا رہا ہے۔ اور امید ہے کہ ہم بہت جلد ملک کے سامنے ایک ایسا قومی نغمہ پیش کر سکیں گے۔ جو قومی ترانہ کے لئے مناسب ہوگا۔

اتحاد کی اپیل

میں تقریر ختم کرنے سے قبل ایک بار پھر آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ ایک مضبوط قوم کی حیثیت سے متحد ہو جایئے ہمارے درمیان کسی قسم کا اختلاف تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔ ہم نے ایک متحدہ قوم کی حیثیت سے ہی پاکستان کیلئے جدوجہد کی۔ اور اسے حاصل کیا تھا۔ اور ایک متحدہ قوم کی حیثیت سے ہی ہم اسے آزاد خوشحال اور طاقتور ملک بنا سکتے ہیں جس کا خواب قائد اعظم نے اپنے ذہن میں دیکھا تھا۔ لہٰذا ایک متحدہ قوم کی حیثیت سے ہم ابھی تک اپنی ابتدائی مشکلات سے عہدہ برآ نہیں ہوئے ہیں۔

یہ بات بہت اہمیت رکھتی ہے کہ کسی ملک کو یہ خیال بھی پیدا ہو کہ ہمیشہ ... کہ ہم اپنے بیرونی تعلقات کیسے رکھیں یہ تمام باتیں صرف اسی ... اتنی ہیں کہ ہمارے لئے متحد رہنا بہت زیادہ ضروری ہے ... ہماری قوت اور ہماری قوت میں ہماری خوشحالی ...

پاکستان کو دوست بنانے کے لئے ہم مجوزہ امریکی فوجی امداد کی مخالفت ترک نہیں کریں گے (نہرو)

بنگلور ۳ر جنوری۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے بنگلور میں آج ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم کی اس وضاحت کو مسترد کر دیا۔ جو انہوں نے پاکستان کو امریکہ کی مجوزہ فوجی امداد کے متعلق اپنے حالیہ بیان میں پیش کی تھی۔ اور جس میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ فوجی لحاظ سے مضبوط پاکستان بھارت کے لئے بھی مددگار ثابت ہوگا۔ پنڈت نہرو نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اپنے حالیہ بیان میں یہ بات کہی ہے۔ کہ فوجی لحاظ سے مضبوط پاکستان بھارت کے لئے بھی مددگار ثابت ہوگا۔ لیکن مسٹر محمد علی کا یہ نظریہ بالکل غلط منطق پر مبنی ہے۔ بہت سے معاملات میں بھارت کو پاکستان سے اختلاف ہے۔ اور بہت سے امور کا دونوں ملکوں کے درمیان فیصلہ بھی نہیں ہو سکا ہے۔ لیکن اس معاملے میں بھارت کے لئے ایک ہی راستہ ہے۔ اور ایک ہی پالیسی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بھارت پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے۔ قدرتی لحاظ سے بھی یہ لازمی ہے۔ کہ بھارت و پاکستان کے تعلقات دوستانہ ہوں۔ اس لئے بھارت کی بھی یہی پالیسی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ بھارت اپنے اہم معاملات چھوڑ دے۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ اگر پاکستان نے امریکہ سے فوجی امداد حاصل کی۔ تو اس سے نہ صرف عالمگیر جنگ ہی نزدیک آجائیگی۔ بلکہ وہ بھارت کی سرحد پر بھی پہنچ جائے گی۔ بھارت امن و صلح کے لئے کام کرتا رہا ہے۔ اس سلسلے میں بھارت نے جو کام کئے ہیں۔ انہیں دنیا میں بڑی حد تک تسلیم بھی کیا گیا ہے بھارت کی جو پالیسی ہے۔ وہی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے بہت سے دوسرے ملکوں کی بھی ہے۔ پاکستان کو جو فوجی امداد ملے گی۔ اس کا اثر صرف بھارت کی پالیسی پر ہی نہیں پڑے گا۔ بلکہ سارے ایشیا پر اس کا اثر پڑے گا۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ پاکستان کے لئے مجوزہ امریکی امداد کی مخالفت نہ صرف بھارت میں کی جا رہی ہے۔ بلکہ ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے ہر ملک میں اس کی مخالفت ہو رہی ہے۔ اور وہ اس مجوزہ فوجی امداد پر ناخوش ہیں۔ کیونکہ اس سے طاقت کا توازن بگڑ جائیگا۔ اور جنگ نزدیک آجائے گی۔ پنڈت نہرو نے مزید کہا۔ کہ سکندر اعظم کے وقت سے ہند کی تاریخ شاہد ہے۔ کہ جن لوگوں نے باہر سے امداد طلب کی۔ انہیں یا ان کے دوستوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ بلکہ غیر ملکوں کو ہی فائدہ پہنچا۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ بھارت بھی امریکہ یا چین سے کیوں نہ امداد حاصل کرے۔ لیکن میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ بھارت کسی بڑی طاقت سے امداد نہیں لے گا۔ کیونکہ یہ غلط راستہ ہے۔ پنڈت نہرو نے بھارت کے لوگوں سے کہا۔ کہ وہ جو کہتے رہیں۔ لیکن میں بھارت کی ترقی کو روک کر توپیں یا ایٹم بم بنانے کا حکم دینے کو تیار نہیں۔ بھارت اسلحہ کی دوڑ میں شریک نہیں ہوگا۔

کمیونسٹ امریکی اقتصادی امداد کی مخالفت کریں گے

بھارتی کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان کا اعلان

مدورہ (مدراس) ۳ر جنوری۔ یہاں ایک ممتاز کمیونسٹ لیڈر نے کہا۔ کہ بھارتی کمیونسٹ پاکستان کو امریکی فوجی امداد دیئے جانے کے خلاف پنڈت نہرو کی مہم کی حمایت کریں گے۔ بھارتی کمیونسٹ امریکہ سے اقتصادی امداد لینے کی بھی مخالفت کریں گے۔ انہوں نے اعلان کیا۔ کہ بھارتی کمیونسٹوں نے مہاتما گاندھی کے امن کے اصولوں کو اپنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ تشدد سے اجتناب کریں گے۔ اور پارلیمنٹری ٹریڈ یونین اور متحدہ محاذ کی سرگرمیوں پر ہی اپنی توجہ مرکوز کریں گے۔

اڑیسہ کا نیا گورنر

نئی دہلی ۳ر جنوری۔ توقع کی جا رہی ہے کہ اڑیسہ کے گورنر مسٹر فضل علی کو ہائی پاور کمیشن میں لئے جانے کے بعد ان کی جگہ گورنر کا اعلان غالباً جنوری کے دوسرے ہفتہ میں کیا جائیگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہائی پاور کمیشن اپنا کام ماہ فروری سے شروع نہ کر سکے گا۔

ایشیائی ملک قانونی مشورے کیلئے کمیٹی بنائیں

نئی دہلی۔ ۳ر جنوری کل یہاں قانون کی بین الاقوامی کانفرنس کے آخری اجلاس میں برمی نمائندے نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ ایشیائی ملک بین الاقوامی امور اور دوسرے قانونی امور پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے قانونی ماہرین کی ایک مشاورتی کمیٹی قائم کریں۔ بھارت کے اٹارنی جنرل نے یہ تجویز متعلقہ حکومتوں کو بھیجنے پر رضامندی ظاہر کی۔ اور عراق۔ شام۔ انڈونیشیا۔ نیپال۔ لنکا اور بھارت کے نمائندوں نے تجویز سے اتفاق کیا۔

سالانہ ... ماہانہ ...